© rasailojaraid.com

انہدامِ قبور......اور شیعہ کی سعودیہ دشمنی!

پاکستان بلاتخصیص مذہب و بلا امتیاز مسلک سب اہل پاکستان کا گھر اور وطن ہے۔ یہ اسلام کا قلعہ ہے اس لئے تمام دشمنان اسلام کو اس کا وجود برا لگتا ہے۔ امریکی سرپرستی میں کئی ملکی اور غیر ملکی عناصر، اس وطن اسلام کو کمزور کرنے میں ہمیشہ سرگرم عمل رہتے ہیں۔ امریکی دانشور اس حد تک عیار ہیں کہ مسلمانوں کے مسلکی تضادات سے فائدہ اٹھانے کیلئے نت نئے نعرے گھڑتے اور ان نادان اہل پاکستان کو بھڑکاتے ہیں جو مسلک کو اسلام سے کوئی جدا اکائی خیال کرتے ہیں۔ مسلک کے متعلق ہماری رائے ہمیشہ یہی رہی ہے کہ فکری تنوع رحمت ہے مگر بدقسمتی سے بہت سے لوگوں نے اسلام کی حریتِ فکر کو مستقل بنیادوں پر فرقہ واریت میں بدل دیا ہے۔ ہم آج بھی نہایت دلسوزی سے تمام مکاتب اسلام کے اکابر سے التماس کرتے ہیں کہ حریت فکر کو اسلام کو خانوں اور فرقوں میں تقسیم کرنے کا ذریعہ نہ بننے دیں جس کا آسان ترین نسخہ، اسلام کی اس اکمل ترین صورت کا احیاء ہے جس پر اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے چھوڑا تھا۔

ہم نے یہ تمہید یہ کہنے کیلئے باندھی ہے کہ انہدام قبور واقعی اگر کوئی جرم تھا تو یہ جرم شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ یا آل سعود سے سرزد نہیں ہوا تھا۔ یہ جرم نہ تھا اور نہ ہے بلکہ یہ سنت علوی ہے جو سیدنا علیؓ نے بحکم پیغمبرؐ، چشمان پیغمبرؐ کے سامنے قائم کی تھی اس لئے اہل تشیع جو محبان علی کہلاتے ہیں، بدرجہ اولیٰ پابند ہیں کہ اس سنت علیؓ کو زندہ رکھیں۔ انہیں معلوم ہے کہ آل سعود کی حکومت، مرکز اسلام کی حکومت ہے۔ اس کو عدم استحکام سے دوچار کرنا، دراصل مرکز اسلام کو کمزور کرنا ہے۔ اس مرکز کی سلامتی، پورے عالم اسلام کی سلامتی کی ضامن ہے۔ اہل تشیع اس کے وجود کو اس آنکھ سے دیکھیں جو پہلے درجے میں مسلمان اور دوسرے درجے میں شیعہ ہے۔ وہ اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ابلیس اعظم امریکہ ایران میں احمدی نژاد کی حکومت کا اس لئے دشمن نہیں ہے کہ وہ اہل تشیع کی حکومت ہے اگر وہ اہل تشیع کا دشمن ہوتا تو پاکستان کا دشمن نہ ہوتا کیونکہ یہاں تو گیلانی کی حکومت ہے۔ وہ صرف اور صرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام کا دشمن ہے۔ اس لئے اہل تشیع ریلیاں نکال کر، سعودی گورنمنٹ کو بدنام کر کے، دراصل امریکی ایجنڈے کو آگے بڑھا رہے ہیں کہ مسلمانوں کی واحد مستحکم حکومت کو کمزور کیا جائے۔

ہم اپنے اسلاف کی قبروں کا تحفظ اور احترام کرتے ہیں۔ اختلاف، ادب واحترام میں نہیں ہے۔ بلکہ اس میں ہے کہ جب ان پر غیر شرعی طور پر عمارات بنائی جاتی ہیں اور انہیں زیارت گاہ بنا کر، حاجت روائی اور مشکل کشائی کی ایجنسیوں کے طور پر مرجع خلائق بنا دیا جاتا ہے اور پھر ان کے مجاوروں کی تصاویر ایڈز کے طور پر در و دیوار پر آویزاں کی جاتی ہیں۔ کیا کوئی شیعہ مفتی قبروں کی کمائی کھانے کی حلت پر فتویٰ دے سکتا ہے؟...... ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شیعہ ان ریلیوں کے ذریعے انجانے میں امریکی ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔ وہ تدبر کریں کہ ایران میں نام نہاد اصلاح پسندوں کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے؟ یہ وہی ہاتھ ہے جو یہاں ان کے اور وہاں اصلاح پسندوں کے پیچھے ہے۔

عرسوں کی بھرمار

عرسوں کی بھرمار سے اب تک حضور اکرم ﷺ محفوظ تھے۔ پہلے میلاد مصطفیٰ کا نام تھا مگر عرس پرستوں کی جدت پسند طبع نے اب عرس محمد مصطفیٰؐ کی ترکیب وضع کر لی ہے۔ ہم حیران ہوئے ہیں کہ بدعت کی فیکٹری کس زور شور سے مال تیار کر رہی ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ شاید کچھ لوگوں نے اپنی ساری فکری توانائیاں ایجاد بدعت کیلئے وقف کر رکھی ہیں۔ یہ رواج اتنا بڑھ گیا ہے کہ لوہے اور لکڑی کی ساختوں اور کلوں کو بھی غیر اللہ کی ملنگنی اور منگتی بنا دیا گیا ہے۔ کوئی ہے جو اس رجحان اور طوفان کے آگے بند باندھے؟

پی پی پی کی سیاسی عدم پختگی

گیلانی گورنمنٹ، پی پی پی کی سیاسی عدم پختگی کی دلیل ہے۔ اگر اس کی قیادت میں سیاسی شعور ہوتا تو ہرگز اقتدار نہ سنبھالتی۔ آخر کیا قیامت آجاتی! عوام نے منقسم اور منتشر مینڈیٹ دے کر دراصل فیصلہ دیا تھا کہ کوئی بھی جماعت حکومت بنانے کے لائق نہیں ہے۔ اب کیفیت یہ ہے کہ حکومت کی جان اٹکی ہوئی۔ وزیراعظم نائن زیرو، رائے ونڈ، گجرات میں کاسۂ گدائی لئے پھر رہا ہے۔ ایک مانتا ہے تو دوسرا بگڑ جاتا ہے اور مولانا فضل الرحمٰن کے پیچھے نماز تو نہ پڑھتا مگر...... اقتدار کیلئے ان کے پیچھے پیچھے پھرتا ہے۔ بجٹ کا مرحلہ قیامت کی گھڑی بن

© rasailojaraid.com